DEPARTMENT OF PERSIAN
PATNA UNIVERSITY, PATNA

E CONTENT FOR M. A. PERSIAN

SEMESTER II

PAPER : CC-5 UNIT - IV

TOPIC:

TRANSLATION CHAPTER V OF QABUS NAMA

by

Dr. Md. Sadique Hussain

Associate Professor

Department of Persian

Ptana University

mobile No. 9234261575

email: hodper@patnauniversity.ac.in

فصل پنجم

درشناختن مادر و پدر

متن:

بدان ای پسر کہ آفریدگار چون خواست کہ جہان را آبادان دارد، اسباب نسل پدید کرد وشہوت جانور پدر و مادر را سبب وجود فرزند گردانید، پس بموجب وجود بر فرزند واجب است بجای آوردن حق ایشان و تا نگویی پدر و مادر را بر من چہ حق است ۔ایشان را غرض شہوت بود مقصود نہ من بودم کہ بیرون از شہوت ایشان را بسیار شفقت است و بسیار تحمل کردہ اند۔حق کمتر مادر و پدر آنست کہ واسطہ اند میان تو و آفریدگار تو ، پس باید کہ ہم چندانکہ آفریدگار خود را حرمت داری واسطہ را در خورد آن حرمت دار۔

ترجمہ:

اے لڑکے جان لو کہ جب اللہ نے چاہا کہ دنیا کو آباد رکھے تو اس نے نسل کے لیے اسباب پیدا کیے۔اور ماں باپ کی حیوانی شہوت کو فرزند کے وجود کا سبب بنایا۔پس وجود کے سبب سے اولاد پر واجب ہے ان لوگوں کا حق ادا کرے۔دیکھو ہرگز یہ مت کہنا کہ ماں باپ کا مجھ پر کیا حق ہے؟ ان کا مقصود اپنی شہوت کی تکمیل تھی نہ کہ میں مقصود تھا۔اس لیے کہ شہوت کے علاوہ ان لوگوں کی بہت زیادہ شفقت رہی ہے اور انہوں نے بڑی زحمتیں برداشت کی ہیں۔ماں باپ کا ادنیٰ حق یہ ہے کہ وہ خدا اور تمہارے درمیان واسطہ ہیں پس چاہئے کہ جس طرح تم اپنے پیدا کرنے والے کی عزت اور حرمت کرتے ہو واسطہ کی بھی اس کے

شایان شان انکی عزت کرو۔

متن:

:

وفرزند کہ مادام خورد باشد، ازحق راہ نمودن وازمہر مادر و پدر خالی نباشد، وخدای عز و جل اینہا را اولوالامری گوید و بیک قول در تفسیر چنین خواندہ ام، کہ اولوالامر مادران و پدران اند، کہ حقیقت امر بتازی دو است، ہم فرمانست و کارست۔ واولوالامر آن بود کہ کہ او را ہم فرمان بود و ہم توان۔ و پدر و مادر را توان ست بہ پروردن تو و فرمان است بہ نیکی آموختن تو۔

ترجمہ:

اور اولاد ہمیشہ چھوٹی ہوتی ہے۔ ماں باپ کی راہنمائی اور ان کی محبت کے حق سے خالی نہیں ہوتی ہے۔ خدائے تعالیٰ نے ان لوگوں کو اولوالامر کہا ہے۔ اور ایک قول کے مطابق میں نے تفسیر میں اس طرح پڑھا ہے کہ اولوالامر سے مراد ماں اور باپ ہیں۔ اور عربی میں امر کی حقیقت دو ہیں حکم اور کام اور اولوالامر وہ ہوتا ہے کہ اس کے لیے حکم بھی ہوتا ہے اور طاقت بھی ہوتی ہے۔ ماں باپ کو تمہاری پرورش کی طاقت بھی ہے اور تمہیں نیکی سکھلانے کا فرمان بھی ہے۔

متن:

ای پسر رنج دل مادر و پدر خوار مدار کہ آفریدگار عزاسمہ، بحق پدر و مادر بگیرد۔ میگویند کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ ازحق مادر و پدر پرسیدند، گفت: چہ نوع؟ فرمود: کہ اگر ایشان روزگار پیغمبر صلعم دریافتندی، بر پیغمبر صلعم واجب بودی، ایشان را برتر از خود نشاندن وتواضع کردن و

فرزندی نمودن۔ آنگاہ این سخن ضعیف آمدی کہ گفت: انا سید ولد آدم ولافخر۔ پس پدر و مادر را اگر روی دین ننگری از روی مردی خود نگر، کہ پدر و مادر سبب نیکی و اصل پرورش تواند۔ چون درحق ایشان مقصر باشی، چنان نماید کہ تو سزای ہیچ نیکی نیستی کہ آن کس کہ او حق شناس نیکی اصل نباشد نیکی فرع را ہم قدر نداند، با ناسپان نیکی کردن از خیر کی باشد؟ تو نیز خیر خود مجوی۔

ترجمہ:

اے لڑکے! ماں باپ کی دل آزاری مت کر۔ اللہ تعالیٰ ماں باپ کے حق کے لیے گرفت کریگا، لوگوں کا کہنا ہے کہ امیرالمؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے ماں باپ کے حقوق کے بارے میں پوچھا انھوں نے کہا: یہی ادب جو اللہ تعالیٰ نے پیغمبر ﷺ کے گذر جانے کے متعلق رکھا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ ادب کون سا ہے آپ نے فرمایا: اگر یہ لوگ رسول اکرم ﷺ کے زمانے کو پا لیتے تو پیغمبر ﷺ پر واجب ہوتا کہ وہ انھیں اپنے سے اونچی جگہ پر بٹھائیں، ان کی تواضع کریں اور حق فرزندی ادا کریں۔ اس وقت یہ بات جو آپ نے فرمائی کہ میں آدم کی اولاد کا سردار ہوں اور میں اس پر فخر نہیں کرتا۔ کمزور پڑ جاتی، پس اگر تو ماں باپ کو دین کے نقطہ نظر سے نہیں دیکھتا تو اپنی مردانگی کے اعتبار سے دیکھ کہ ماں باپ تیرے لیے نیکی کا سبب اور تیری پرورش کی اصل ہیں۔ اگر تو ان کے حق میں کوتاہی کرتا ہے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو کسی بھی نیکی کا اہل نہیں ہے۔ اس لیے کہ جو کوئی اصل کی نیکی کا حق نہیں جانتا وہ نیکی کے شاخ کی قدر بھی نہ جانے گا اور ناشکری کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرنا بیہودہ اور بیکار عمل ہے تم خود بھی اپنی بھلائی کے طلب گار نہ بنو۔

متن:

وبا پدر و مادر خود چنان باش کہ از فرزندان خود طمع داری، زیرا کہ آنکہ از تو زاید، ہمان طمع دارد کہ از تو پدر داری کہ مثل آدمی چون مثل میوہ است و مادر و پدر چون درخت۔ ہر چند درخت راتعہد بیشتر کنی، میوہ نیکوتر دہد۔ چون مادر و پدر را حرمت بیشتر داری، دعاو آفرین ایشان در حق تو زود مستجاب گردد۔ بخشنودی خدای عزوجل نزدیکتر باشی۔ وزینہار کہ از جہت میراث ،مرگ پدر نخواہی کہ بی مرگ مادر و پدر آنچہ روزی تو بود بتو رسد کہ روزی مقسوم است۔ بہر کس آن رسد کہ در ازل قسمت شدہ است۔ تو از بہر روزی خود رنج بسیار برخود منہ کہ بکوشش روزی افزون نگردد۔

ترجمہ:

اپنے ماں باپ کے ساتھ وہی سلوک کرو جس کی تم خود اپنی اولاد سے امید کرتے ہو۔ اس لیے کہ وہ جو تم سے پیدا ہوگا اس کو وہی لالچ اور امید ہوگی جو تو اپنے باپ سے کہتا ہے کہ آدمی کی مثال میوہ کی سی ہے۔ اور ماں باپ درخت کی طرح ہیں تم درخت کی جس قدر دیکھ ریکھ زیادہ کرو گے وہ اتنا ہی اچھا پھل دے گا۔ ماں باپ کی زیادہ عزت وحرمت کرے گا ان کی دعائیں تمہارے حق میں جلد قبول ہوں گی اور تو خدا کی خوشنودی سے نزدیک تر ہوگا۔ اور دیکھو ہرگز میراث کے لیے باپ کی موت کے خواہاں نہ ہونا اس لیے کہ ماں باپ کی موت کے بغیر ہی جو کچھ تیری روزی ہوگی وہ مل کر رہے گی کہ روزی بٹی ہوئی ہے ہر شخص کو وہی ملے گا جو روز ازل اس کی قسمت میں لکھ دیا گیا۔ تو اپنی روزی کے لیے زیادہ تکلیف مت اُٹھا کہ کوشش سے روزی زیادہ نہیں ہوتی۔

متن:

کہ گفتہ اند: الرزق بالجد لا بالکد واگر خواہی کہ از بہر روزی از خدای عز و جل خوشنود باشی ، بامداد بکسی نگر کہ حال او از حال تو بتر باشد تا دایم از خدای عز و جل خوشنود باشی ، اگر بمال ، درویشی باشی ، در آن کوش تا بخرد توانگر باشی کہ خود از توانگری بہتر باشد کہ بخرد مال توان ساخت واز مال خرد نتوان ساخت۔ وجاہل از مال زود مفلس می شود و مال خردمند زود نتواند برود۔ وآب وآتش ہلاک نتواند کرد۔ پس اگر خرد داری ہنر آموز کہ خرد بی ہنر چنان باشد کہ مردی بی جامہ وشخصی بی صورت و کالبدی بود بی جان ۔ و گفتہ اند : الادب صورۃ العقل ۔

ترجمہ:

لوگوں نے کہاہیکہ روزی اپنی قسمت سے ہے نہ کہ محنت سے اور اگر تو چاہتا ہے کہ روزی کے لیے اپنے خدائے عزوجل سے خوش رہے تو صبح کے وقت اس آدمی کو دیکھو جس کی حالت تم سے بدتر ہو تا کہ تم ہمیشہ خدائے عزوجل سے خوش رہو۔ اگر مال کے اعتبار سے تو درویش ہو تو کوشش اس بات کی کرو کہ عقل میں مالدار بنے کہ عقل مالداری سے بہتر ہے کہ عقل سے مال بنا سکتے ہیں لیکن مال سے عقل حاصل نہیں کر سکتے۔ اور جاہل مال سے جلد ہی مفلس ہو جاتا ہے، اور عقل مند کا مال نہ تو چور لے جا سکتا ہے اور نہ آگ پانی اسے ہلاک کر سکتے ہیں۔ پھر اگر تمہارے پاس عقل ہو تو ہنر بھی سیکھ کہ ہنر کے بغیر عقل ایسی ہی ہے جیسے مرد بے لباس اور شخص بے صورت، اور ڈھانچہ بغیر جان کے ، چنانچہ لوگوں نے کہا ہے کہ ادب عقل کی صورت ہے۔